السَّلامُ عَلَیکَ اَیُّہا لمظلوم
السَّلام علیک اَیُّھا الشَّھِید المعصوم

آئی ہے بکا کرتی فردوس سے یہ زھرا
شبیرؑ پہ اعدا نے بے جرم کیا نرغہ "
السَّلامُ علیک ایُّھا الشھید المعصوم

خط بھیج کے پہلے تو بلوایا لعینوں نے
پھر دشت بیاں میں کنبے کو مرے گھیرا
المظلوم، المعصوم، المظلوم المعصوم

وہ دھوپ و لو صحرا گرمی وقیامت کی
مہمانوں کو اعدا نے سہ روز رکھا پیاسا
المظلوم المعصوم، المظلوم المعصوم

زینبؑ کے پسر دونوں کمسن تھے پیاسے تھے
اِن ظالموں نے رن میں بچوں کو مرے مارا
المظلوم المعصوم، المظلوم المعصوم

پامالِ سمِ اسپاں تن کر دیا مقتل میں
فرزندِ حسنؑ قاسمؑ اک رات کا دولہا تھا
المظلوم المعصوم، المظلوم المعصوم

کاٹے گئے دریا پر پانی کے عوض بازو
عباسؑ کا سر مثلِ حیدرؑ کیا دوپارہ
المظلوم المعصوم، المظلوم المعصوم

پیری کے سہارے کو ماں باپ کی ڈھارس کو
ٹکڑے کیا نیزے سے سینہ علی اکبرؑ کا
المظلوم المعصوم، المظلوم المعصوم

پانی نہ دیا قطرہ چھ ماہ کے اصغرؑ کو
شبیر کا بازو اور ششماہہ گلا چھیدا
المظلوم المعصوم، المظلوم المعصوم

گھوڑے سے گرا جس دم جلتی ہوئی ریتی پر
تیروں پہ معلق تھا دلبر کا مرے لاشہ
المظلوم المعصوم، المظلوم المعصوم

مجبور ہے مفلس ہے لیکن یہ تمنا ہے
اے کاش کہے آکر روضے پہ انیس آقا
المظلوم المعصوم، المظلوم المعصوم